Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون نمبر
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت ... پیسے
جلد ۳۳/۶۸ | ۶ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ ۔ ۴ شہادت ۱۳۵۸ ہش ۔ ۴ اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۷۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ اپریل ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

ربوہ ۔ بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ کے روز میری بیٹی عزیزہ شمس النساء کا نکاح عزیزم عبد القیوم ابن برادرم عبد الستار صاحب دہلوی سے مسجد مبارک میں ہوا ۔ یہ نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے عصر کی نماز کے بعد پڑھا ۔ عزیزہ شمس النساء حضرت ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب دہلوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہے اور عزیزم عبد القیوم انکے پوتے ہیں ۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت فرمائے اور ان پر اور ہمارے سارے خاندان پر اپنے فضل نازل فرماتا رہے ۔

(صوبیدار عبد المنان دہلوی سابق افسر حفاظت خاص ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کی مہم میں حصہ لینا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی تحریک فرمائی تو مخلصین جماعت نے پورے جوش اور ولولہ کے ساتھ اِس مبارک تحریک میں وعدے لکھوائے ۔ بطور یاد دہانی گذارش ہے کہ وعدہ کرنے والوں کے لئے اب یہ چندہ لازمی ہوگیا ہے کیونکہ مومن جو وعدہ کرتا ہے اسے ضرور پورا کرتا ہے ۔ اِس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ آپ کی طرف سے مرحلہ وار ادائیگی ہوتی رہے ۔

جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواہر الکلام

تکبّر نہیں کرنا چاہیئے یہ قبولِ حق اور فیضانِ الوہیّت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے

شیطان نے بھی تکبّر کیا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور سے مردود ہو گیا

ارشادِ باری تعالیٰ

وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَرَی الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلَی اللّٰہِ وُجُوْھُھُمْ مُّسْوَدَّۃٌ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ ○ (الزمر آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ اور قیامت کے دن تو ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا تھا کہ ان کے مُنہ کالے ہونگے ۔ کیا متکبّروں کی جگہ جہنم نہیں ہے ؟ (یعنی متکبّروں کی جگہ یقیناً جہنم ہی ہے)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ، ..... اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ ؟ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَکْبِرٍ (مسلم و بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت حارثہ بن وہبؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ... کیا مَیں تم کو دوزخ میں رہنے والوں کے متعلق یہ بتاؤں ؟ ہر سرکش ، خود پسند ، شعلہ مزاج ، متکبّر دوزخ کا ایندھن بنے گا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

"یاد رکھو تکبّر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے ۔ جب تک انسان اِس سے دُور نہ ہو ، یہ قبولِ حق اور فیضانِ الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے ۔ کسی طرح سے بھی تکبّر نہیں کرنا چاہیئے ، نہ علم کے لحاظ سے ، نہ دولت کے لحاظ سے ، نہ وجاہت کے لحاظ سے ، نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر انہیں باتوں سے یہ تکبّر پیدا ہوتا ہے ۔ اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے گا اُس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہو سکتا اور وہ معرفت جو جذبات کے موادِ ردّیہ کو جلا دیتی ہے اُس کو عطا نہیں ہوتی ، کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے ، اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ۔ شیطان نے بھی تکبّر کیا تھا اور آدمؑ سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا اور کہہ دیا اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ (شیطان) خدا تعالیٰ کے حضور سے مردود ہو گیا ۔ اور آدمؑ لغزش پر (چونکہ اسے معرفت دی گئی تھی) اپنی کمزوری کا اعتراف کرنے لگا اور خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث ہوا ۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۵ ، صفحہ ۲۷۶)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۶؍جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ
۴؍شہادت ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ہی نوع کے مصائب اور ان میں زمین و آسمان کا فرق

گزشتہ شمارہ میں ہم قرآن مجید کی رُو سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ دنیا میں مشکلات و مصائب، نافرمانی اور خطاکاری کی روش اختیار کرنے والوں پر بھی آتے ہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے پاکباز اور اُس کے پیارے بندوں کو بھی ابتلاؤں اور آزمائشوں اور طرح طرح کی مشکلوں اور مصیبتوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ بایں ہمہ دونوں قسم کے لوگوں کے اپنی اپنی جگہ مبتلائے رنج و محن ہونے میں غرض و غایت، مقاصد اور انجام کے لحاظ سے زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اوّل الذکر پر جو مصائب آتے ہیں وہ اُن کے بُرے اعمال کے نتیجہ میں سزا ہی کے رنگ میں آتے ہیں برخلاف اس کے پاکباز اور فرمانبردار انسانوں پر آنے والے مصائب اُن کے کسی بُرے عمل کا نتیجہ نہیں ہوتے کیونکہ وہ تو بُرے اعمال سے بچنے اور دُور رہنے والے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت انہیں ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزارتا ہے اور وہ حکمت یہ ہوتی ہے کہ وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے مورد بنیں اور ان کے اوصاف دنیا پر آشکار ہوں۔

اس حقیقت پر امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب و ملفوظات میں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور نافرمانوں اور غلط کاروں پر آنے والے مصائب نیز اللہ تعالیٰ کے پاکباز اور غایت درجہ فرمانبردار بندوں پر آنے والے مصائب کے باہمی فرق کو بہت بصیرت افروز اور روح پرور انداز میں واضح فرمایا ہے۔ سطور ذیل میں ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور علیہ السلام نے ایک خاص امر کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ دنیاداروں پر ان کی بداعمالیوں کے نتیجہ میں جو مصائب آتے ہیں چونکہ ان کا مقصد سزا دینا ہوتا ہے اس لئے وہ ان کے لئے سخت کرب اور بے چینی کا موجب ہوتے ہیں برخلاف اس کے خدا کے پیاروں کو خدائی حکمت کے ماتحت جن ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزرنا پڑتا ہے چونکہ وہ برنگِ انعام ہوتی ہیں اس لئے وہ ان پر شاق نہیں گزرتیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ ان پر کڑھتے نہیں اور دل برداشتہ نہیں ہوتے بلکہ ان میں ایک خاص لذت محسوس کرتے ہیں۔ مصیبتوں اور تکلیفوں کا جو متضاد اثر دونوں کی حالت اور دلی کیفیت پر مترتب ہوتا ہے وہ خود دونوں پر آنے والے مصائب کے باہمی فرق کو اجاگر کر دکھاتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اس فرق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ انبیاء اور راستبازوں پر بھی بعض اوقات بلائیں آجاتی ہیں اور وہ مصائب اور شدائد میں ڈالے جاتے ہیں لیکن یہ گمان کرنا کہ وہ مصائب اور بلائیں کسی گناہ کی وجہ سے آتی ہیں خطرناک غلطی اور گناہ ہے۔ ان بلاؤں میں جو خدا کے راستبازوں اور پیارے بندوں پر آتی ہیں اور اُن بلاؤں میں جو خدا تعالیٰ کے نافرمانوں اور خطاکاروں پر آتی ہیں زمین آسمان کا فرق ہے اس لئے کہ ان کے اسباب بھی مختلف ہیں۔ نبیوں اور راستبازوں پر جو بلائیں آتی ہیں ان میں اُن کو ایک صبرِ جمیل دیا جاتا ہے جس سے وہ بلا اور مصیبت اُن کے لئے مدرک الحلاوت ہو جاتی ہیں۔ وہ ان سے لذت اُٹھاتے ہیں اور یہ (ان کے واسطے) روحانی ترقیوں کے لئے ایک ذریعہ ہو جاتی ہیں کیونکہ ان کے درجات کی ترقی کے لئے ایسی بلاؤں کا آنا ضروری ہے جو ترقیات کے لئے زینہ کا کام دیتی ہیں۔ جو شخص ان بلاؤں میں نہیں پڑتا اور ان مصیبتوں کو نہیں اُٹھاتا وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۱)

اس امر کے ثبوت میں کہ مقبولین پر آنے والی تکالیف ان کے لئے ترقی کا موجب ہوتی ہیں حضور علیہ السلام نے عام دنیوی نظام میں پائی جانے والی مثالوں کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ جو لوگ امتحانوں میں پاس ہونا اور دنیا میں ترقی کرنا چاہتے ہیں انہیں بڑی تکالیف اٹھانا اور مشقتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ وہ یہ سب تکالیف اور مشقتیں ہنسی خوشی برداشت کرتے اور ان میں ایک لذت پاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ بالآخر یہ تکالیف ترقی کے وسیع امکانات کی شکل میں راحت پر منتج ہوں گی۔ برخلاف اس کے جن لوگوں پر سزا کے طور پر تکالیف وارد ہوتی ہیں وہ اگر واویلا نہ بھی کریں تو دل ہی دل میں ضرور کڑھتے اور اندر ہی اندر جل بھن رہے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام دنیوی امور میں پائی جانے والی ان عام مثالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دنیا کے عام نظام میں بھی تکالیف اور مشقتوں کا ایک سلسلہ ہے جس میں سے ہر ایسے شخص کو جو ترقی کا خواہاں ہے گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن ان تکالیف اور شاق محنتوں میں باوجود تکالیف کے ایک لذت ہوتی ہے جو اُسے کشاں کشاں آگے لئے جاتی ہے۔ برخلاف اس کے وہ مصیبت اور تکالیف جو انسان کی بدکرداری کی وجہ سے اُس پر آتی ہیں وہ، وہ مصیبت ہے جس میں ایک درد اور سوزش ہوتی ہے جو اُس کی زندگی کو اُس کے لئے وبالِ جان کر دیتی ہے۔ وہ موت کو ترجیح دیتا ہے مگر نہیں جانتا کہ یہ سلسلہ (اس کے لئے) مر کر بھی ختم نہیں ہوگا (باقی ص پر)

نعت

احسان ہے عظیم خدائے رحیم کا
خادم بنا دیا جو رسولِ کریمؐ کا

یہ خوئے التفات یہ الطاف یہ کرم
کیونکر ادا ہو شکر رؤف و رحیم کا

لاکھوں درود آپؐ پہ اے امن کے رسولؐ
پھر وقت ہے حضورؐ کی فتحِ عظیم کا

تُند آندھیوں کا زور چمن سے گزر گیا
اب گلستاں میں دَور ہے بادِ نسیم کا

انسان کو ہے آج حقائق کی جستجو
مشتاق ہو رہا ہے کتابِ حکیم کا

آزادیٔ ضمیر کی دولت ہے اب نصیب
اب وقت ہے اشاعتِ دینِ قویم کا

دشمن بھی اب تو آپؐ کو پہچاننے لگا
چرچا ہے اب حضورؐ کے خُلقِ عظیم کا

یا فاتح القلوب مبارک ہو آپؐ کو
قبلہ ہیں اب حضورؐ ہی قلبِ سلیم کا

ختم الرسلؐ کی شان سے جو بھی ہے بے خبر
انکار کر رہا ہے وہ فضلِ عظیم کا

پیغام آنحضورؐ کا قرآن ہی تو ہے
ناسخ ہے بالیقین جو صحفِ قدیم کا

اب کوئی بھی نہ آئے گا لیکر نئی کتاب
فتویٰ ہے ابتدا سے یہی ہر فہیم کا

وہ آمدِ مسیح کا وعدہ کدھر گیا؟
کیا ہے جواب آپ کی عقلِ سلیم کا

ختم الرسلؐ کی شان کی عظمت اسی میں ہے
اُمت سے ہو ظہور مسیح و کلیم کا

دیں سابقہ اُمم کو خدا نے جو نعمتیں
وارث بنا دیا ہے ہمیں اُن نعیم کا

مذہب نہیں سکھاتا ہے رکھنا کسی سے بیر
یہ تو پیام دیتا ہے لطفِ عمیم کا

اب مذہبی جدال کا انداز اور ہے
اب ساحری ہے اور عصا ہے کلیم کا

دجّال کے زوال میں اب کوئی شک نہیں
تھوڑا سا وقت باقی ہے اب اس لئیم کا

خوبی ہے تجھ میں کونسی یہ تو بتا ظفر
مشتاق کس بنا پہ ہے دُرِّ یتیم کا

(مکرم محمد ظفر احمد بگر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یانکروم اور سویڈرو (گھانا) میں تبلیغِ اسلام

○ رمضان المبارک میں درس القرآن ○ پیراماؤنٹ چیف کو تبلیغ اسلام اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

○ پبلک جلسہ ○ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں ○ چھ نئی بیعتیں

(مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ مقیم گھانا)

خاکسار اور برادرم حمید احمد صاحب ظفر ۲۱ مئی کو کراچی سے گھانا کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں نیروبی (کینیا) اور لیگوس (نائیجیریا) میں ایک ایک رات قیام کرنے کے بعد ۲۳ مئی صبح دس بجے اکرا (گھانا) بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ الحمد للہ

خاکسار محترم امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق ۳ اگست تک ہیڈکوارٹر میں ہی بعض مفوضہ امور سرانجام دیتا رہا۔

۴ اگست کو مکرم امیر صاحب و مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ گھانا نے خاکسار کو (NYAKROM) جانے کا ارشاد فرمایا۔ یہ گاؤں سنٹرل ریجن میں واقع اور سویڈرو کے نزدیک ہے۔ چنانچہ خاکسار اسی دن شام کو NYAKROM کے لئے روانہ ہو گیا۔ رات کو سویڈرو پہنچا۔ اور پھر اگلے دن یانکروم پہنچ گیا۔ ۶ اگست سے رمضان شروع ہونے والا تھا۔ اس لئے یہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے احباب جماعت سے ملاقات کی۔ اور نماز عشاء کے بعد رمضان المبارک کی اہمیت، نماز باجماعت۔ تراویح۔ تہجد کی ادائیگی کی طرف احباب کو توجہ دلائی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ علی الصبح سحری کے وقت صلِّ علیٰ محمد پڑھ کر جگانے کا انتظام کیا جائے۔ لہذا سارا رمضان المبارک خدا تعالیٰ کے فضل سے اس پر عمل ہوتا رہا۔ روزانہ ۲½ بجے کے قریب چند خدام صلِّ علیٰ محمد پڑھ کر احباب کو جگانے کا انتظام کرتے رہے۔

رمضان المبارک اور تلاوت

رمضان المبارک میں قرآن کریم کی تلاوت اور پھر درس خاص اہمیت رکھتا ہے خاکسار کو احباب جماعت نے بتایا کہ ان کی یہ خواہش ہے کہ امسال رمضان المبارک کے ایام میں انہیں سارا قرآن مجید تلاوت کرکے سنایا جائے۔ چنانچہ ہر روز نماز فجر کے بعد خاکسار ایک ایک پارہ تلاوت کرتا رہا۔ تلاوت کے بعد چند آیات کا ترجمہ اور مختصر تفسیر بیان کی جاتی رہی۔ احباب جماعت نے اس میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا الحمد للہ اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں کے لوگ قرآن کریم سے کس قدر محبت رکھتے ہیں۔ اگر کسی شخص کو چند ایک آیات زبانی یاد ہو جائیں تو وہ خوش ہوتا ہے اور ہر موقعہ پر اسے پڑھتا ہے۔ اس کے علاوہ روزانہ نماز مغرب کے بعد حدیث کا درس دیا جاتا رہا۔

تبلیغ اور پیغام احمدیت

۲ اگست کو جماعت کے بعض اصحاب کے ساتھ خاکسار AGONA سٹیٹ کے پیراماؤنٹ چیف کو ان کی رہائش گاہ پر ملنے گیا۔ ان کے پاس چند اور چیف بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے خاکسار کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔ خاکسار نے بھی جواباً ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس طرح سلسلہ کلام شروع ہوا۔ پھر خاکسار نے اپنے آنے کا مقصد ظاہر کیا۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کا مبلغ ہوں۔ ہمارے امام ایدہ اللہ نے ہمیں آپ لوگوں کی خدمت اور اسلام کا پیغام آپ تک پہنچانے کے لئے یہاں بھجوایا ہے انہوں نے بڑے غور سے خاکسار کی باتوں کو سنا۔

آخر میں خاکسار نے ان کی خدمت میں کچھ لٹریچر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فوٹو بھی پیش کیا۔ حاضرین نے فوٹو کو دیکھا۔ حضور علیہ السلام کے فوٹو کے تعارف میں مزید تبلیغی گفتگو کا موقع میسر آگیا۔ چنانچہ خاکسار نے کھڑے ہو کر جملہ حاضرین کے سامنے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات اور آمد ثانی۔ لنڈن کانفرنس اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کے متعلق وضاحت سے بتایا۔ اس کے بعد انہوں نے خاکسار سے چند سوال پوچھے جن کا جواب دیا گیا۔ واپسی پر میں نے انہیں مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ ۶ ستمبر کو مکرم پیراماؤنٹ چیف صاحب اپنے ایک اور چیف کے ہمراہ مشن ہاؤس تشریف لائے۔ اور تقریباً ۱½ گھنٹہ تک تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے اسلامی روزہ شراب کی حرمت اور اسلامی عبادات سے متعلق بعض سوالات کئے۔ جن کا جواب دیا گیا۔ اس کے بعد خاکسار نے اسلامی عبادات اور عیسائیوں کی عبادات میں جو فرق ہے وہ واضح کیا۔

اس کے بعد مکرم پیراماؤنٹ چیف صاحب اپنے گھر واپس روانہ ہو گئے۔ ہمارے ایک دوست ابوبکر صاحب انہیں ان کے گھر تک چھوڑنے گئے۔ راستہ میں پیراماؤنٹ چیف صاحب نے انہیں کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے مبلغ صاحب کو اپنے چرچز (CHORCHES) میں آنے کی دعوت دوں۔ لیکن ساتھ ہی مجھے یہ خدشہ بھی ہے۔ کہ اگر وہ آ گئے تو تمام عیسائی چرچ چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ یہ بات مکرم ابوبکر صاحب نے واپس آکر مسجد میں تمام احباب کو بتائی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احمدیت کی برکت تھی۔ الحمد للہ

پبلک میں تبلیغی جلسہ

۱۰ ستمبر کو خاکسار نے پروگرام بنایا کہ ایک جلسہ پبلک میں کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو احمدیت اور اسلام کے متعلق بتایا جا سکے۔ چنانچہ نماز عشاء کے بعد گاؤں کے وسط میں ایک چوک میں پیراماؤنٹ چیف کے گھر کے بالکل سامنے یہ انتظام کیا گیا۔ مقامی جماعت کے تمام احباب موجود تھے۔ خود پیراماؤنٹ چیف بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ خاکسار نے قریباً دو گھنٹہ تک اسلام کی خوبیوں پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ اب وقت آچکا ہے کہ تمام دنیا اسلام قبول کرلے۔ عیسائیت کا وقت ختم ہوچکا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کی توحید کو قبول کرنے کا وقت ہے۔ خاکسار نے بتایا کہ گھانا میں احمدیت ۱۹۲۱ء میں آئی۔ اور اس وقت سے اب تک لاکھوں احباب احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ اب پھر اللہ تعالیٰ آپ کو نشان دکھانا چاہتا ہے۔ صرف دو تین دن پہلے ہی یہاں اس گاؤں کے ایک عیسائی کو خواب آئی ہے کہ تم مسلم کیپ (ٹوپی) پہنو اور یہ اسے تین دفعہ خواب میں کہا گیا۔ (یہ خواب اس عیسائی نے ہماری جماعت کے صدر صاحب کو سنائی اور انہوں نے مجھے بتائی) اس لئے تم پر فرض ہے کہ فوراً اسلام اور احمدیت کو قبول کر لو۔ اسی ضمن میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری سنائی۔ اور تمام حاضرین کو جن کی تعداد کافی تھی اور جن میں یہاں کے مسلمان اور عیسائی شامل تھے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا ایک فوٹو دکھایا گیا۔ باوجود اس کے کہ اس گاؤں میں بجلی نہ تھی۔ رات کا وقت تھا گیس کی روشنی میں قریباً سب حاضرین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو دیکھا۔ رات دس بجے جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار کی تقریر کی ترجمانی مقامی زبان میں مکرم محمد ایہون صاحب جو یہاں کی احمدیہ مسلم پریچنگ کے آرگنائزر ہیں نے کی۔ اور ترجمانی کا حق بہت عمدہ طور پر ادا کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "تذکرۃ الشہادتین" سے یہ پیشگوئی انگریزی میں پڑھ کر سنائی کہ
"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی ...... مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے۔ اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر [illegible] باقی رہے گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ بھی مریں گے اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسےٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰؑ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسےٰؑ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"
(تذکرۃ الشہادتین ص۶۶ روحانی خزائن جلد۲۰)

تقریر کے بعد احباب کو سوالات کا موقعہ دیا گیا اور قریباً ۷-۸ منٹ اس انتظار میں گزارے کہ شاید کوئی سوال کرے۔ مگر کسی نے سوال نہ کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام لوگ اس بات کو سمجھ گئے۔ الحمد للہ اس کے بعد اجتماعی دعا کرائی گئی اور جلسہ برخواست ہوا

ایک عیسائی پادری سے ملاقات

خاکسار رمضان المبارک کی وجہ سے مصروف تھا اس لئے غیر از جماعت احباب سے ملاقات کی طرف زیادہ توجہ نہ دے سکا۔ مگر صرف چند دن کے بعد ہی ایک پادری صاحب مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔ خاکسار نے پہلے ان کی تواضع کی۔ اس کے بعد سلسلہ کلام شروع ہوا انہوں نے اپنے کلام کو جاری رکھتے ہوئے سب سے زیادہ اس بات پر زور دیا کہ مسیح علیہ السلام ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے ہیں۔ چونکہ تمام نسل آدم گنہگار ہو چکی تھی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنے بیٹے کو اس بات کے لئے چنا کہ وہ صلیب پر جان دے۔ خاکسار نے انہیں بتایا کہ آپ کا یہ عقیدہ بالکل باطل ہے۔ اور صرف باطل ہی نہیں آپ کی کتاب سے اس کی کوئی صداقت بھی نہیں ملتی۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو رو رو کر دعا مانگی تھی کہ یا الٰہی یہ پیالہ کسی طرح ٹل جائے۔ اور آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے صلیب پر خوشی سے جان دی تھی۔ اس کے بعد خاکسار نے ان سے تین سوال پوچھے اور درخواست کی کہ وہ انجیل اور بائیبل سے ان سوالوں کا جواب دیں۔ انہوں نے میرے سوالات ایک کاغذ پر لکھ تو لئے مگر کہنے لگے کہ میں بائیبل پڑھ کر آپ کو اس کا جواب دوں گا مگر اس کے بعد وہ نہ آئے۔

عید الفطر کا پروگرام

گھانا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کی کھلی آزادی ہے۔ اور لوگ بھی توجہ کے ساتھ باتیں سنتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی اسلامی تقاریب ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ جن میں سے ایک عقیقہ کی تقریب بھی ہے۔ پھر ہماری جو عید الفطر یہاں گزری وہ بھی ایک قسم کی تبلیغ ہی بن گئی۔

نماز عید اور خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد احباب جماعت NYAKROM کہنے لگے کہ اب ہمارا پروگرام یہ ہے کہ اب تمام احباب کے ساتھ سارے گاؤں میں سے ایک جلوس کی شکل میں گزریں۔ میں نے پوچھا اس کا کیا فائدہ ہے۔ تو وہ کہنے لگے کہ تا دوسرے لوگوں کو ہماری تعداد اور ہمارے تہوار کا اندازہ ہو۔ اور یہ کہ ہم جب راستوں سے گزریں گے۔ تو صلّ علیٰ نبیّنا صلّ علیٰ محمّد پڑھیں گے۔ میں نے ان کی یہ بات مان لی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے NYAKROM کے سارے راستوں پر ایک جلوس کی شکل میں ہم گزرے صلّ علیٰ پڑھا جا رہا تھا۔ اور لوگ راستوں کے کنارے کھڑے ہو ہو کر ہمیں دیکھ رہے تھے۔

سویڈرو میں تبلیغ

رمضان المبارک کے بعد خاکسار مکرم امیر صاحب کی اجازت سے سویڈرو کا سفر کیا۔ یہ شہر نیاکروم سے قریباً ۱۰-۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں پر نصرت جہاں سکیم کے تحت احمدیہ ہسپتال قائم ہے۔ اور اس وقت مکرم ڈاکٹر فرخ صاحب اس کے انچارج ہیں۔ ماشاء اللہ خوب محنت لگن اور اخلاص سے کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ خاکسار انہیں کے پاس آکر ٹھہرا۔ ہسپتال کی ایک چھوٹی سی مسجد بھی ہے۔ عام طور پر مقامی مریضوں کے علاوہ ایوری کوسٹ سے بھی مریض اپریشن وغیرہ کرانے کے لئے آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایوری کوسٹ کے ۳۰ کے قریب احباب کو مسجد میں ہی پیغام حق پہنچانے کا موقعہ مل گیا۔ ہر نماز کے بعد تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جاتے اور سلسلہ سوالات و جوابات شروع ہو جاتا۔ ان کی زبان فرانسیسی تھی۔ چنانچہ ہسپتال کے عملہ سے ایک نوجوان جن کا نام مہدی ہے کی خدمات لی گئیں۔ اور اس طرح ۳-۴ دن تک مسلسل ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔

اور خاکسار نے آخری زمانہ کے متعلق جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں تھیں۔ وہ بیان کیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کا فوٹو بھی دکھایا۔ اس کے بعد انہوں نے خاکسار سے کہا کہ ہم آپ سے اتفاق کرتے ہیں۔ ہم جب اپنے ملک واپس جائیں گے تو لوگوں کو بتائیں گے کہ امام مہدی علیہ السلام آ گئے ہیں۔ ہم نے ان کا فوٹو بھی دیکھا ہے۔ اس لئے تم بھی مان لو۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں خاکسار ۴ مرتبہ سویڈرو گیا اور اسی طرح ان تمام احباب کو جو باہر سے آئے ہوئے تھے تبلیغ کی جاتی رہی۔ الحمد للہ

ایک مرتبہ خاکسار مکرم ڈاکٹر فرخ صاحب کے ساتھ ایک کار فٹر Car Fitter کی دوکان پر گیا۔ وہاں ایک نوجوان کی جیب میں حضرت مریمؑ کا فوٹو تھا میں نے پوچھا یہ کس کا فوٹو ہے؟ اس نے بتایا کہ مریمؑ کا۔ میں نے پوچھا کیا یہ ان کی اصلی تصویر ہے؟ اس نے کہا نہیں یہ اصلی تصویر نہیں ہے۔ میں نے کہا جب یہ اصلی تصویر نہیں۔ تو پھر اسے کیوں اٹھائے پھرتے ہیں۔ اس اثناء میں دس بارہ آدمی (عیسائی) اور جمع ہو گئے اور وہ کہنے لگے کہ یہ تو مثال کے لئے ہے۔ میں نے کہا جب مثال ہی آپ نے غلط پیش کی۔ تو جو عمارت آپ اس کے بعد آپ بنانا اور تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ تو بالکل ہی غلط ہوگی۔ اور اس طرح تبلیغ شروع ہو گئی جو قریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی۔

خاکسار ایک مرتبہ پوسٹ آفس میں گیا اور وہاں دس بارہ آدمیوں کو پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔

سویڈرو میں مسلمانوں کے چیف سے ملاقات

خاکسار سویڈرو میں مسلمانوں کے چیف سے ملنے ان کے گھر گیا۔ مکرم چیف صاحب تھوڑی بہت عربی بھی جانتے ہیں۔ ان کے گھر میں بہت سی عربی کی کتب بھی موجود ہیں۔ خاکسار نے اپنے آنے کا مطلب واضح کیا۔ اور بتایا کہ میں جماعت احمدیہ کا مبلغ ہوں اور اس خوشخبری کے ساتھ آپ کے پاس آیا ہوں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آ گئے ہیں۔ اور یہ ان کا فوٹو ہے۔ اس کے بعد انہوں نے دجال وغیرہ کے متعلق خاکسار سے عربی میں بحث کی۔ میں نے دجال کے معنی المنجد سے نکال کر اسی وقت دکھا دیئے۔ یہ کتاب وہاں ان کے گھر میرے سامنے ہی پڑی تھی۔ پھر بخاری سے اماماکم منکم بھی دکھایا اس کے بعد وہ کہنے لگے میں آپ کی باتیں مانتا ہوں لیکن میرا علم تھوڑا ہے۔ میں (ACCRA) اکرا جاؤں گا۔ اور وہاں سے بڑے عالم کو لے کر آؤں گا۔ وہ آپ سے گفتگو کرے گا۔ مگر آج تک وہ عالم کو لے کر نہیں آئے۔ اس کے بعد کئی دفعہ ان سے ملاقات بھی ہوئی۔ مگر انہوں نے ہمیشہ یہ کہا کہ میں بہت مصروف ہوں اس لئے اکرا جا کر اپنے عالم کو نہیں لا سکا۔

تربیت

یانکروم میں قیام کے دوران خاکسار نے احباب جماعت کو روزہ رکھنے۔ روزہ افطار کرنے لیلۃ القدر کی دعا۔ اذان کے بعد کی دعا اور وضو کے بعد کی دعا سکھائی۔ اس کے بعد دعائے قنوت کا سبق شروع کر دیا گیا تھا کہ خاکسار کو واپس ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا ارشاد ہوا۔ چنانچہ خاکسار ۵ نومبر کو واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ خدام و اطفال کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم بھی پڑھایا جاتا رہا۔

اجلاس لجنہ اماء اللہ

اس عرصہ میں لجنہ اماء اللہ کے پانچ اجلاس بلائے گئے۔ جس میں لجنہ اماء اللہ کو پردہ کی اہمیت، بچوں کی تعلیم و تربیت۔ اور بد رسومات سے اجتناب نیز دیگر اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا جاتا رہا۔

بیعتیں

اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے چھ بیعتیں ہوئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست ہے کہ تمام مبلغین کرام کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں بے انتہا برکت ڈالے اور ان کے کلام میں اثر پیدا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت کی مختصر رُوداد

بہشتی مقبرہ سے متعلق بعض قواعد پر نظرِ ثانی اور سفارشات

چوتھا اور آخری اجلاس منعقدہ یکم اپریل ۱۹۷۹ء

جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت کا چوتھا اور آخری اجلاس یکم اپریل کو صبح ساڑھے نو بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امارت میں شروع ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا نے کی اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر تشریف لا کر صدارت کے فرائض میں حضور کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ محترم چوہدری صاحب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں سٹیج پر تشریف لائے اور اس طرح آپ کو کچھ وقت تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھ کر کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی بقیہ رپورٹ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر صدر سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کو سب کمیٹی کی بقیہ رپورٹ سنانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ محترم مولانا صاحب مائیک کے سامنے تشریف لائے اور آپ نے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۴ کے ضمن میں سٹینڈنگ شوریٰ کمیٹی کی بعض تجاویز اور ان سے متعلق سب کمیٹی کی سفارشات پڑھ کر سنائیں اور فرمایا سب کمیٹی نے اسٹینڈنگ شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی بعض تجاویز سے اتفاق کیا ہے آپ نے وہ تجاویز ایک ایک کر کے پیش کیں

(۱) پہلی تجویز یہ ہے کہ:-

"جو جائیداد موصی کی حاصل کردہ بطور ہبہ نامی ہو وہ اس کی ذاتی جائیداد متصور ہوگی۔ اور اس پر وصیت کے قواعد لاگو ہوں گے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر تجویز کے الفاظ میں کچھ تبدیلی اور اضافہ کیا گیا جس کے بعد اس تجویز کی یہ صورت بن گئی:-

"جو جائیداد موصی کی حاصل کردہ اس کی جائز مصلحتوں کی بناء پر جائز طریق سے کسی دوسرے کے نام پر خریدی گئی ہو وہ اس کی ذاتی جائیداد متصور ہوگی اور اس پر وصیت کے قواعد لاگو ہوں گے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے پہلے محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے سیکرٹری سب کمیٹی بہشتی مقبرہ نے اس تجویز کی عبارت کی کسی قدر تشریح فرمائی اور بتایا کہ اس قاعدہ کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے اور اس کے بعد مندرجہ ذیل نمائندگانِ شوریٰ نے اس کے متعلق باری باری اپنے خیالات کا اظہار فرمایا:-

(۱) بوائے مخدوم صاحب لاہور (۲) چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ وہاڑی (۳) چوہدری احسان اللہ صاحب نبی سرروڈ (سندھ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کوئی شخص بدنیتی سے کسی دوسرے کے نام پر کوئی جائیداد خریدتا ہے کہ وہ وصیت سے بچ جائے تو اس کی وصیت منسوخ ہوگی اگر اس نے بدنیتی سے ایسا نہیں کیا بلکہ بے دھیانی سے ایسا کیا ہے تو وہ جائیداد اسی کی متصور ہوگی اگر اس جائیداد سے فائدہ اٹھانے والے وارث ہوں اور وہ ورثہ قرار پائے۔ ایک نمائندہ کے سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

"کسی موصی کو اپنی وصیت منسوخ کرنے میں کوئی روک نہیں۔"

آراء طلب کرنے پر نمائندگان شوریٰ نے بالاتفاق اس تجویز کو منظور کر لینے کی سفارش کی اور حضور نے فرمایا "منظور ہے"۔

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ:-

"وصیت منظور کرتے وقت وصیت کنندہ کے وصیت سے پیشتر کے دینی اخلاقی و مالی حالات کو مدنظر رکھنا اور نمایاں مالی قربانی کے عنصر کا لحاظ رکھنا ضروری ہوگا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر پہلے محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے سیکرٹری سب کمیٹی نے اس تجویز کی تشریح فرمائی اور اس کے پس منظر کو بیان کیا اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ لاہور محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا اور چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ وہاڑی نے اس تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد آراء طلب کرنے پر نمائندگان شوریٰ نے بالاتفاق اس تجویز کو منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وصیت کا تعلق بہشتی مقبرہ سے نہیں ہاں بہشتی مقبرہ کا تعلق اس نظام "الوصیت" سے ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمایا ہے۔ نظام الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سمجھا اور نظام "الوصیت" کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین اور خلفاء نے سمجھا وہی میں سمجھتا ہوں۔ میں اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک حوالہ پڑھ دیتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے نزدیک وصیت کی کیا اہمیت اور عظمت ہے آپ فرماتے ہیں:-

"وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف لفظی اشاعتِ اسلام کیلئے ہے مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کیلئے ہے جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روزی کا سامان مہیا کیا جائے۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کی باپ ہوگی عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب، نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔"

(نظام نو)

یہ ہے نظام وصیت۔ اس کی عظمت کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔

(۳) تیسری تجویز یہ تھی کہ:-

"یہ فیصلہ کہ "بغیر تنبیہ کے وصیت منسوخ نہیں کی جا سکتی" (ریزولیوشن نمبر ۳۲ / ۱۹-۱۲-۵۵) منسوخ ہونا چاہیئے۔"

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم نذیر احمد صاحب خادم ضلع بہاولنگر۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے صدر مجلس کارپرداز اور چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ وہاڑی نے اس تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے فرمایا کہ تجویز کے الفاظ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بدل دینا چاہیئے:-

"وصیت کی منسوخی کے لئے یہ ضروری نہ ہوگا کہ ہر صورت میں ضرور تنبیہ کی جائے۔"

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی نے تجویز کو اس صورت میں پیش کیا:-

"وصیت کی منسوخی کے لئے لازم نہ ہوگا کہ ہر صورت میں تنبیہ کی جائے۔ اگر وصیت کی منسوخی محض چندہ وصیت یا حصہ آمد کی ادائیگی میں تساہل کی بناء پر زیر غور ہو تو بالعموم ایک مرتبہ کم از کم تنبیہ کی جائے۔"

چونکہ مؤخر الذکر ترمیم میں اپنی ترمیم کا مفہوم بھی آگیا تھا اس لئے دوسری ترمیم ہی نمائندگان شوریٰ کے سامنے اظہار رائے کے لئے پیش کی گئی اس پر نمائندگان نے بالاتفاق اسے منظور کر لینے کی سفارش کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: "منظور ہے۔" (باقی)

اعلان تعطیل: کل مورخہ ۵ اپریل ۷۹ء دفتر الفضل مجلس مشاورت کی تعطیل کی وجہ سے بند رہے گا اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کا ذریعہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جب رات اور دن ہم میں سے ہر شخص اس طرف متوجہ نہ ہو کہ ہمارا ہر فرد خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ بچہ ہو یا جوان۔ نماز باقاعدگی کے ساتھ ادا کرے اور کوئی ایک نماز بھی نہ چھوڑے۔ اس وقت تک ہم کبھی بھی اپنے اندر جماعتی روحانیت قائم نہیں رکھ سکتے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکتے ہیں۔" (الفضل ۷ مئی ۱۹۴۲ء)

ناظمین اطفال کا جائزہ لیں کہ ان کی مجلس کے سو فیصد بچے نماز باجماعت کے عادی ہیں۔

(سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تصویری زبان میں تبلیغ اسلام کے خوشکن مناظر

۲۷ فروری تا یکم مارچ ۱۹۷۹ء محترم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے واقف زندگی وکیل المال اول تحریک جدید سالانہ دورے پر حیدرآباد تشریف لائے۔ ان ایام میں محترم چوہدری صاحب نے احباب جماعت سے ذاتی رابطہ قائم فرما کر انھیں تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی بھرپور ترغیب و تحریص دلائی اور پھر سلائیڈز کے ذریعہ سے ان کی پیش کردہ حقیر قربانیوں کے وہ شاندار اور حسین نتائج دکھلائے جو ان کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی قربانیوں کو تیز کرنے کا عزم کیا۔

اللہ تعالیٰ محترم وکیل المال اول صاحب کے اس دورہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین!

(محمد اشرف ناصر شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ۔ حیدرآباد سندھ)

امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ کے تینوں معیاروں کا امتحان جون ۱۹۷۹ء کے پہلے جمعہ کو ہوگا۔ انشاء اللہ معیار اول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "چشمۂ معرفت"۔ معیار دوم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "نزول المسیح" اور معیار سوم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" مقرر کی گئی ہیں۔ نیز کتابچہ ہمارے عقائد تینوں معیاروں میں شامل ہے لجنات اس امتحان کی ابھی سے تیاری شروع کروا دیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرمہ انور بیگم صاحبہ معرفت محمود احمد صاحب دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم رفیق احمد صاحب ولد علم دین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر ۲۶ واقع محلہ دار العلوم شرقی ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں:۔

(۱) نفیس احمد صاحب (۲) برکت اللہ صاحب

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور ہم تمام وارثان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ شہادت/اپریل میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب لیکچر لاہور مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔ یکم جون ۱۹۷۹ء کو مرکزی سالانہ امتحانات کی تاریخ ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ فلاح وکامیابی کی کلید ہے

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ○

(ترجمہ) (کامل) مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ وہ (مومن) جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ باقاعدہ ادا کرتے ہیں ایسے مومن دنیا اور آخرت میں ہر لحاظ سے کامیاب ہوں گے۔

صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخشے اور دین و دنیا میں فلاح و کامیابی سے نوازے۔ آمین!

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

المناک حادثہ

خاکسار کا بھتیجا عزیزم بشیر احمد خان صاحب سیکنڈ آفیسر مسلم کمرشل بنک لائلپور (جو بنک میں بی اے خان کے نام سے مشہور تھے) اور جن کی عمر ۲۶ سال تھی ربوہ سے احمد نگر واپس آتے ہوئے محلہ دار الیمن نزد پہاڑی دڑہ پکی سڑک پر ۲۸۔ اور ۲۹ مارچ کی درمیانی شب ایک بجے ٹریفک کے حادثہ میں جان بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

عزیزم مرحوم میرے برادر اکبر محترم سخاوت حسین خان صاحب شاہجہانپوری آف احمد نگر کے بڑے بیٹے تھے اور خان الطاف حسین خان صاحب مرحوم آف شاہجہانپور (انڈیا) کے پوتے تھے۔ مرحوم اپنے گھر میں والدین کے لئے واحد سہارا تھے۔ بڑے خوش اخلاق۔ ملنسار اور عمدہ خوبیوں کے مالک تھے۔

عزیز کا نکاح مکرم مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم آف کنری کی صاحبزادی سے ہو چکا تھا اور عنقریب شادی ہونے والی تھی۔ اس لحاظ سے بھی والدین اور عزیز و اقارب کے لئے یہ صدمہ انتہائی تکلیف دہ اور جانکاہ ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور والدین اور اعزہ کو اس عظیم سانحہ کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ اور دیگر لواحقین کو بھی صبر کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(چوہدری غلام احمد مجبور۔ انسپکٹر بیت المال (آمد) صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم مکرم محمد صدیق صاحب کار اور تانگے کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں ان کی ٹانگ دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ تمام احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔

(عبد اللطیف۔ زعیم انصار اللہ دار العلوم شرقی ب ربوہ)

(۲) خاکسار عرصہ تین سال سے بعارضہ وجع المفاصل بیمار ہے۔ کبھی کچھ افاقہ ہوتا ہے اور کبھی درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین!

(احمد علی اسلم سابق معلم وقف جدید۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

(۳) میرے والد محترم میاں عبد الرحیم صاحب دیانت درویش قادیان کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(امۃ اللطیف خورشید ربوہ)

قائدین اضلاع جملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کیلئے خصوصی کوشش فرمائیں! (مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطایا دہندگان برائے مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۰ فروری تا ۱۰ مارچ ۱۹۷۹ء

(۳)

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر ہسپتال کے مریضوں کے علاج وغیرہ کے لئے رقوم عطایا بھجوائی ہیں۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان کے لئے خاص دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہر شر اور بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین

ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۸۵	مکرم صفدر جنگ ہمایوں صاحب ربوہ منجانب انور بیگم صاحبہ مرحومہ زوجہ مرزا محمد شریف صاحب فیصل آباد۔	۵۰-۰۰
۸۶	مکرمہ نصیرہ نور صاحبہ بیگم چوہدری رشید احمد صاحب سنوری حال لندن	۱۰۰-۰۰
۸۷	" بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب ربوہ	۵۰-۰۰
۸۸	مکرم قمر الاسلام خان صاحب منجانب ڈاکٹر جمال آرا صاحبہ لطیف آباد حیدرآباد	۱۰۰-۰۰
۸۹	" چوہدری محمود احمد صاحب ناصر سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ راولپنڈی	۵۰-۰۰
۹۰	" محمد ثناء اللہ صاحب انجم ٹیچر گورنمنٹ سکول اجنیانوالہ	۱۰-۰۰
۹۱	مکرمہ بیگم صاحبہ میر داؤد احمد صاحب ربوہ	۱۰-۰۰
۹۲	مکرم محمد سلیمان صاحب انجینئر گلشن اقبال کراچی	۵۰-۰۰
۹۳	" سیف الحق صاحب PECHS "	۱۰۰-۰۰
۹۴	" خالد احمد صاحب بذریعہ مہتمم صاحب مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ سیالکوٹ	۵۰-۰۰
۹۵	" مستری بشیر احمد صاحب سکرنڈ	۱۰-۰۰
۹۶	" چوہدری محمد اکرم صاحب "	۱۰-۰۰
۹۷	" ماسٹر محمد نواز صاحب ایڈووکیٹ زعیم انصار اللہ لاڑکانہ	۱۰۰-۰۰
۹۸	مکرمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ کوئٹہ حال ربوہ منجانب حاجی ضیاء الحق خان صاحب مرحوم	۱۰۰-۰۰
۹۹	مکرم عطاء اللہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۰-۰۰
۱۰۰	" ظفر اللہ خان صاحب سیکرٹری مال چک ۱۲۳ سرگودھا	۱۰-۰۰
۱۰۱	مکرمہ برکت بی بی صاحبہ ملتان	۵۰-۰۰
۱۰۲	مکرم جاوید محمود صاحب "	۱۰-۰۰
۱۰۳	مکرمہ بیگم صاحبہ قاضی محمد اسحاق صاحب "	۱۰-۰۰
۱۰۴	" امۃ النصیر رشید صاحبہ "	۵۰-۰۰
۱۰۵	مکرم ودود احمد خان "	۱۰-۰۰
۱۰۶	" فیض احمد صاحب چک 22/E.B ساہیوال	۲۰-۰۰
۱۰۷	" محمد سرور صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری مال انور آباد ضلع لاڑکانہ	۴۰-۰۰
۱۰۸	" محمد طفیل صاحب ڈولم کاہلوں حال گلبرگ لاہور	۱۰-۰۰
۱۰۹	لجنہ اماء اللہ ساؤتھ لندن معرفت صوفی محمد ابراہیم صاحب ربوہ	۳۰۰-۰۰
۱۱۰	مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ منڈی	۱۰-۰۰
۱۱۱	مکرم میاں اللہ بخش صاحب راولپنڈی	۱۰-۰۰
۱۱۲	" میجر محمد اسلم صاحب "	۵۰-۰۰
۱۱۳	" شیخ شان محمد صاحب "	۱۰-۰۰
۱۱۴	" شیخ انعام اللہ صاحب "	۳۰-۰۰
۱۱۵	" خواجہ محمد عبد اللہ صاحب "	۱۱-۰۰
۱۱۶	" مجیب اختر صاحب "	۱۵۰-۰۰
۱۱۷	" نصیر احمد صاحب نسیم "	۱۰۰-۰۰
۱۱۸	" قریشی محمد عظیم صاحب "	۱۵-۰۰
۱۱۹	مکرمہ بیگم ثناء اللہ صاحب معرفت ڈاکٹر فضل احمد افضل صاحب راولپنڈی	۱۰-۰۰
۱۲۰	" امۃ الکریم عظیم قریشی صاحب "	۱۵-۰۰

اداریہ — (بقیہ صفحہ ۲)

غرض ان بلاؤں کے نزول میں ہمیشہ سے قانون قدرت یہی ہے کہ جو بلائیں شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں وہ الگ ہیں اور خدا کے راستبازوں اور پیغمبروں پر جو بلائیں آتی ہیں وہ اُن کی ترقی درجات کے لئے ہوتی ہیں۔ بعض جاہل جو اس راز کو نہیں سمجھتے وہ جب بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں تو بجائے اس کے کہ اُس بلا سے فائدہ اُٹھائیں اور کم از کم آئندہ کے لئے مفید سبق حاصل کریں اور اپنے اعمال میں تبدیلی پیدا کریں کہہ دیتے ہیں کہ اگر ہم پر مصیبت آئی تو کیا ہوا نبیوں اور پیغمبروں پر بھی تو (مصیبتیں) آجاتی ہیں حالانکہ ان بلاؤں کو انبیاء کی مشکلات اور مصائب سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ جہالت بھی کیسی بُری مرض ہے کہ انسان اس میں قیاس مع الفارق کر بیٹھتا ہے۔ یہ بڑا دھوکا ہوتا ہے جو انسان تمام انبیاء کی مشکلات کو عام لوگوں کی بلاؤں پر حمل کر لیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

دعائے مغفرت

خاکسار کے حقیقی بھائی مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب مالک رحمٰن ٹیلرنگ ہاؤس شاہدرہ ٹاؤن لاہور مورخہ ۲۵/۳/۷۹ کی شب بوقت دس بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ خاکسار کے مرحوم بھائی کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے اعلیٰ مقام میں داخل فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (بھائی الٰہ دین درویش قادیان حال شاہدرہ ٹاؤن لاہور)

درخواست ہائے دعاء

(۱) میرا بچہ جو دو سال سے زائد عرصہ ہوا جل گیا تھا اور گزشتہ سال اس کا اپریشن بھی ہوا تھا زخم ابھی تک پوری طرح مندمل نہیں ہوا مکمل جلد شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) میری خواہر نسبتی عزیزہ امۃ الحی بنت ملک محمد شفیع صاحب مرحوم کو خدا تعالیٰ نے بھلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ امۃ الحی کا بڑا اپریشن فیصل آباد کے ہسپتال میں ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جلد مکمل صحت عطا کرے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(۳) مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ صاحبہ چند روز سے شدید بیمار چلی آرہی ہیں۔ بغرض علاج لاہور لے جایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی جلد مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد سعید۔ ربوہ)

۱۲۱	مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب راولپنڈی	۲۰-۰۰
۱۲۲	" شیخ منیر احمد صاحب "	۱۰-۰۰
۱۲۳	" سید خادم حسن صاحب "	۵۰-۰۰
۱۲۴	مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ "	۳۰-۰۰
۱۲۵	مکرم عبد الوحید صاحب ولد عبد الحی صاحب "	۲۰-۰۰
۱۲۶	مکرمہ نثار فاطمہ صاحبہ دختر ملک محمد عبد اللہ صاحب "	۲۰-۰۰
۱۲۷	" جمیلہ اختر صاحبہ بنت محمد امجد علی صاحب "	۲۵-۰۰
۱۲۸	مکرم منیر احمد صاحب آف ناروے "	۲۵۰-۰۰
۱۲۹	" کیپٹن محمد اسحاق صاحب "	۱۰-۰۰
۱۳۰	مکرمہ بشریٰ ثمینہ صاحبہ سیالکوٹ	۱۰-۰۰
۱۳۱	" طیبہ صاحبہ بنت محمد اقبال صاحب "	۱۰-۰۰
۱۳۲	مکرم قریشی امان اللہ صاحب "	۱۰-۰۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلۂ احمدیہ کے نہایت مخلص اور فدائی خادم

محترم جناب محمد شفیق قیصر برما میں ایک کار کے حادثہ میں وفات پا گئے

اس حادثہ میں جماعتِ احمدیہ برما کے سیکرٹری مال مکرم سلیمان صاحب بھی چل بسے

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

برما کے دارالحکومت رنگون سے ۲۱ تا ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء کے مرسلہ تین عدد تاروں اور چار عدد خطوط کے یہاں غیر معمولی تاخیر سے ایک ساتھ اور اکٹھے موصول ہونے اور تفصیلات سے آگاہ ہونے پر ہم غم واندوہ اور دلی دُکھ کے ساتھ یہ اطلاع شائع کر رہے ہیں کہ سلسلۂ احمدیہ کے نہایت مخلص اور فدائی خادم محترم جناب محمد شفیق قیصر ۲۲ مارچ ۱۹۷۹ء کو برما میں کار کے ایک خوفناک حادثہ میں بعمر ۴۱ سال وفات پا گئے۔ اِس پر مزید یہ کہ اِس حادثہ میں جماعتِ احمدیہ برما کے سیکرٹری مال محترم جناب سلیمان صاحب بھی جو کار ڈرائیو کر رہے تھے زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے۔ اِنّا للّٰہ واِنّا الیہ راجعون۔

حادثہ میں جماعت احمدیہ برما کے پریذیڈنٹ محترم جناب شوکت علی اور بعض دوسرے احباب کو بھی چوٹیں آئی ہیں اور وہ زیرِ علاج ہیں۔

(محترم شفیق قیصر صاحب قرآن مجید کی طباعت کے سلسلہ میں ہانگ کانگ جانے کیلئے ۱۳ مارچ ۱۹۷۹ء کو ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے جماعت احمدیہ برما کے بعض تنظیمی امور طے کرانے کے لئے رنگون بھی ٹھہرنا تھا چنانچہ آپ ۱۴ مارچ کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۱۵ مارچ کو رنگون پہنچے جہاں مقامی جماعت نے آپ کا پُرتپاک استقبال کیا۔ چار روز رنگون میں قیام کرنے اور تنظیمی امور طے کرنے کے بعد ۱۹ مارچ کو آپ جماعتِ احمدیہ برما کے متعدد عہدہ داران کے ہمراہ بذریعہ موٹر کار رنگون سے مانڈلے روانہ ہوئے جو رنگون سے ۴۵۰ میل دور ہے۔ پندرہ افراد پر مشتمل عہدیدارانِ جماعت کا یہ قافلہ ایک موٹر کار اور ایک لینڈ روور میں روانہ ہوا اور ۲۰ مارچ کو صبح سات بجے مانڈلے پہنچا۔

بعض جماعتی امور سرانجام دینے کے بعد یہ سب احباب اُسی روز شام کو مانڈلے سے رنگون روانہ ہوئے۔ حسبِ سابق واپسی کے سفر میں بھی کار میں جناب محمد شفیق قیصر اور سلیمان صاحب کے علاوہ (جو کار چلا رہے تھے) محترم جناب شوکت علی پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ برما، جناب شیخ داؤد اور جناب سلیم سوار تھے۔ ۲۰ اور ۲۱ مارچ کی درمیانی رات نصف فاصلہ طے کرنے کے بعد جب یہ قافلہ دو بجے رات "ٹانگو" نامی مقام پر پہنچا (جو رنگون سے دو سو میل کے فاصلہ پر ہے) تو موٹر کار کا ایک بڑی لاری سے براہِ راست تصادم ہوگیا۔ محترم محمد شفیق قیصر صاحب اور محترم سلیمان صاحب کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہونے کے باعث سخت شدید چوٹیں آئیں اور محترم قیصر صاحب بیہوش ہوگئے۔ نیز پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے مکرم شیخ داؤد صاحب کی دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی اور باقی دو احباب محترم شوکت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ برما اور سلیم صاحب کے بھی چوٹیں آئیں۔

مجروحین کو فوری طور پر "ٹانگو" کے مقامی ہسپتال میں منتقل کیا گیا جہاں ابتدائی مرہم پٹی ہوئی۔ بعد ازاں ۲۲ مارچ کی صبح کو انہیں رنگون لا کر وہاں کے جنرل ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ اِس تمام عرصہ میں محترم قیصر صاحب پر بیہوشی طاری رہی۔ ڈاکٹروں نے جان بچانے کی سر توڑ کوشش کی لیکن ۲۲ مارچ کو رات گیارہ بج کر ۵۵ منٹ پر آپ آپریشن ٹیبل پر ہی بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِس کے قریباً ساڑھے تین گھنٹے بعد آخر شب تین بج کر ۲۰ منٹ پر جماعتِ احمدیہ برما کے سیکرٹری مال محترم سلیمان صاحب بھی زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے۔ اِنّا للّٰہ واِنّا الیہ راجعون۔ محترم قیصر صاحب کی نعش ربوہ لانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

محترم شفیق قیصر صاحب ۱۹۳۸ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مکمل کرلنے کے بعد آپ نے خدمتِ اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی اور جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کا امتحان پاس کرنے کے بعد وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید میں بطور مبلغ متعین ہوئے۔ عرصۂ دراز سے آپ وکالتِ تبشیر کے تصنیف و اشاعتِ کتب کے شعبہ میں خدمات انجام دے رہے تھے۔ اِس دوران آپ نے ایک سال تک یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں فریضۂ تبلیغ بھی ادا کیا۔ آپ جماعت کے متعدد اشاعتی اداروں کے ڈائرکٹر ہونے کے علاوہ نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ممتاز عہدہ پر بھی فائز تھے۔ از حد محنتی، مخلص اور سلسلۂ احمدیہ کے نہایت وفادار اور فدائی خادم تھے۔ بہت اونچا علمی ذوق رکھنے والے، کتابوں کے رسیا اور بہت کثیر المطالعہ نوجوان تھے۔ اپنی مختصر عمر میں بہت اہم کام سرانجام دئے اور ساری ہی زندگی خدمتِ اسلام اور خدمتِ سلسلہ میں بسر کر گئے خدمت کے دوران ہی پردیس میں جان جاں آفریں کے سپرد کی اور حادثہ میں فوت ہو کر شہادت کا مرتبہ پایا۔

ادارۂ الفضل محترم محمد شفیق قیصر صاحب مرحوم کی وفات پر ان کے والد محترم منشی محمد صادق صاحب، والدہ محترمہ، جملہ بہنوں اور بھائیوں نیز اہلیہ محترمہ کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ کے علاوہ تین بچے (ایک صاحبزادی اور دو فرزند) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب سے نوازے نیز ان کی بیوہ اور کم عمر بچوں کا حامی و ناصر اور کفیل ہو اور انہیں صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ادارۂ الفضل جماعتِ احمدیہ برما کے سیکرٹری مال محترم سلیمان صاحب کی وفات پر بھی ان کے جملہ اعزہ اور جماعتِ احمدیہ برما کے جملہ اراکین کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دُنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو اور مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے اور اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ آمین

احبابِ جماعت محترم شیخ داؤد صاحب، محترم شوکت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ برما اور محترم سلیم صاحب کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد صحتیاب فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمریں عطا کرے اور دین و دُنیا میں ان کا سدا حامی و ناصر رہے۔ آمین

تاجر اصحاب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خصوصی ہدایت

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے تاجر اصحاب کو خاص طور پر مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اس تبدیلی سے جو افراطِ زر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے تجارت پیشہ احباب کی آمدنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ ایسے احباب زیادہ تر شہروں میں ہوتے ہیں۔ بہت سے شہر ہیں جہاں کی جماعتیں بڑی قربانی دینے والی ہیں۔ مثلاً کراچی ہے کراچی کی جماعت بحیثیت مجموعی بڑی قربانی دیتی ہے۔ وہاں زیادہ تر تجارت پیشہ احباب ہیں اور بہت سے ملازم بھی ہیں۔۔ لیکن بعض شہر ایسے بھی ہیں جو سستی دکھلا رہے ہیں۔ ان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ ان کو اپنی ہمتوں کو بلند کرنے کے فیصلے کرنے چاہئیں ان کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہیئے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کریں گے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد کے پیشِ نظر تاجر اصحاب کو اپنی ذمہ داریاں پورے طور پر ادا کرنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴